

Dawn Editorial With Urdu Translation 12 August 2025

Another amendment?

THE dust (گرد) from the 26th Amendment has yet to settle (ٹھہرنا), but talk of a 27th one is already in the air. Given the acrimony (تلخی) that surrounded the last attempt to tinker (چھیڑ چھاڑ کرنا) with the Constitution, one wonders if it will be any different this time.

Much has changed since the last amendment was forced (مجبور کرنا) through the legislature (قانون ساز ادارہ).

The last time the Constitution was being amended, the government did not have the votes to get its bill passed. Lawmakers (قانون ساز) had to be roped (شامل کرنا) in from the opposition benches (نشستیں) to cobble (جلدی میں بنانا) together a two-thirds majority (اکثریت).

Some came willingly (رضا کارانہ طور پر), after cutting deals (سودے کرنا). Others had no choice. It did not matter. It was clear from the beginning that the law had to be passed.

Even allied lawmakers did not have full knowledge of what they were voting for, and the law minister is said to have simply been handed a draft (مسودہ) with clear instructions (ہدایات). To be clear, there is nothing concrete (ٹھوس) that is known about the '27th Amendment'. For now, it seems merely to be a topic of discussion within the PML-N and its coterie (گروہ).

ایک اور ترمیم؟

26 ویں ترمیم کی دھول ابھی اٹھنی ہے لیکن 27 ویں ترمیم کی بات پہلے ہی ہوا میں ہے۔ آئین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی آخری کوشش کو گھیرنے والے تناؤ کو دیکھتے ہوئے، کوئی سوچتا ہے کہ کیا اس بار یہ کچھ مختلف ہوگا۔ جب سے آخری ترمیم مقننہ کے ذریعے مجبور کی گئی تھی بہت کچھ بدل گیا ہے۔

آخری بار جب آئین میں ترمیم کی جارہی تھی تو حکومت کے پاس اپنا بل منظور کرانے کے لیے ووٹ نہیں تھے۔ دو تہائی اکثریت حاصل کرنے کے لیے قانون سازوں کو اپوزیشن بنچوں سے لانا پڑا۔ کچھ سودے کاٹنے کے بعد اپنی مرضی سے آئے۔ دوسروں کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ یہ بات شروع سے ہی واضح تھی کہ قانون کو پاس کرنا ہے۔

یہاں تک کہ اتحادی قانون سازوں کو بھی اس بارے میں مکمل علم نہیں تھا کہ وہ کس کو ووٹ دے رہے ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ وزیر قانون کو صرف واضح ہدایات کے ساتھ ایک مسودہ سونپا گیا تھا۔

واضح رہے کہ '27 ویں ترمیم' کے بارے میں کچھ بھی ٹھوس نہیں ہے۔ فی الحال یہ صرف مسلم لیگ ن اور اس کے قانونی مشیروں کے اندر بحث کا موضوع بنتا دکھائی دے رہا ہے۔ پارٹی کے اتحادیوں کے ساتھ کوئی تجویز شیئر نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی کوئی ایسا مسودہ ہے جس پر بحث ہو سکتی ہے۔

of legal advisers (مشیران). No proposal has been shared with the party's allies, nor is there a draft that may be debated (بحث کرنا).

Still, it has remained a topic of discussion ever since the government inherited (وراثت میں حاصل کیا) a two-thirds majority courtesy (وسیلے سے) of the Constitutional Bench (بنچ) that the 26th Amendment had helped set up. The two-thirds majority might be the main reason why the government does not seem too fussed (پریشان). This time, there will not be a need to abduct (اغوا کرنا), bribe (رشوت دینا) or coerce (مجبور کرنا) opposition lawmakers.

Nor will any party not already allied to the regime (حکومت) be able to blackmail (بلیک میل کرنا) its way into receiving concessions (رعایتیں), or to force the government to rethink (دوبارہ سوچنا) its agenda (اجنڈا). Indeed, the amendment will be seen through without any hiccups (رکاوٹیں) even if the regime were to decide that it must be passed tomorrow.

It is said that the government may be seeking more fixes (اصلاحات) for the judiciary (عدلیہ). The 26th Amendment apparently did not fix it enough. But it would be deeply (گہرائی سے) unfortunate (بد قسمتی سے) if the amendment being debated is also focused heavily on a narrow (تنگ) agenda (اجنڈا). Pakistan faces

پھر بھی، جب سے حکومت کو آئینی بنچ کی دو تہائی اکثریت وراثت میں ملی ہے کہ 26 ویں ترمیم نے اس کے قیام میں مدد کی تھی۔ دو تہائی اکثریت اس کی بنیادی وجہ ہو سکتی ہے کہ حکومت زیادہ پریشان نظر نہیں آتی۔ اس بار اپوزیشن کے قانون سازوں کو اغوا کرنے، رشوت دینے یا زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور نہ ہی کوئی بھی پارٹی جو پہلے سے حکومت کی اتحادی نہیں ہے، مراعات حاصل کرنے کے لیے اپنے راستے کو بلیک میل کر سکے گی، یا حکومت کو اپنے اجنڈے پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کر سکے گی۔ درحقیقت، ترمیم کو بغیر کسی ہچکی کے دیکھا جائے گا یہاں تک کہ اگر حکومت کو یہ فیصلہ کرنا تھا کہ اسے کل منظور کیا جانا چاہیے۔

کہا جا رہا ہے کہ حکومت عدلیہ کے لیے مزید 'فکس' کی کوشش کر رہی ہے۔ 26 ویں ترمیم نے بظاہر اسے کافی ٹھیک نہیں کیا۔ لیکن یہ انتہائی بد قسمتی کی بات ہوگی اگر زیر بحث ترمیم کو بھی ایک تنگ اجنڈے پر مرکوز رکھا جائے۔ پاکستان کو کئی گہرے

several deep-rooted (گہرے جڑے ہوئے) issues that require urgent legislative (قانون سازی سے متعلق) intervention (مداخلت). These include matters like the possibility of a new province (صوبہ) in south Punjab; the need to revisit (دوبارہ جائزہ لینا) the role and authority (اختیار) of caretaker (نگران) governments; addressing the inability (صلاحیت کی کمی) of the ECP in fulfilling its intended purpose; and the management (انتظام) of the growing burden (بوجھ) of the NFC award, among many others.

If the government decides to take all stakeholders (شریک فریقین) on board, especially the opposition, the new amendment could become an opportunity to build bridges (تعلقات بہتر کرنا) where the 26th sowed divisions (تقسیمیں). Now virtually (عملاً) unchallengeable (ناقابل چیلنج), the regime would benefit by showing some grace (شرافت). With power comes responsibility (ذمہ داری), and it must start to demonstrate (ثابت کرنا) some.

Published in Dawn, August 12th, 2025

مسائل کا سامنا ہے جن کے لیے فوری قانون سازی کی ضرورت ہے۔ ان میں جنوبی پنجاب میں نئے صوبے کے امکانات جیسے معاملات شامل ہیں۔ نگران حکومتوں کے کردار اور اختیارات پر نظرثانی کی ضرورت۔ اپنے مطلوبہ مقصد کو پورا کرنے میں ای سی پی کی نااہلی کو دور کرنا؛ اور NFC ایوارڈ کے بڑھتے ہوئے بوجھ کا انتظام، بہت سے دوسرے لوگوں کے درمیان۔

اگر حکومت تمام اسٹیک ہولڈرز بالخصوص اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنے کا فیصلہ کرتی ہے تو نئی ترمیم ان پلوں کی تعمیر کا ایک موقع بن سکتی ہے جہاں 26 ویں ڈویژن نے بویا تھا۔ اب عملی طور پر ناقابل چیلنج، حکومت کچھ فضل دکھا کر فائدہ اٹھائے گی۔ طاقت کے ساتھ ذمہ داری آتی ہے، اور اسے کچھ مظاہرہ کرنا شروع کر دینا چاہیے۔

War on journalists

THE Gaza Strip has become a graveyard (قبرستان) for journalists as well, with Israel intentionally murdering those who dare to report on the atrocities (سنگین مظالم) it is committing in the occupied Palestinian territory. On Sunday night, Zionist (صیہونی) forces attacked a journalists' tent outside the

صحافیوں کے خلاف جنگ

غزہ کی پٹی صحافیوں کے لیے بھی قبرستان بن چکی ہے، اسرائیل جان بوجھ کر ان لوگوں کو قتل کر رہا ہے جو مقبوضہ فلسطینی علاقے میں ہونے والے مظالم کی رپورٹنگ کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ اتوار کی رات صیہونی فورسز نے الشفاء اسپتال کے باہر صحافیوں کے خیمے پر حملہ کیا جس میں کم از کم چھ صحافیوں کو

al-Shifa Hospital, murdering at least six media persons. Five of them worked for Al Jazeera, including **award-winning (انعام یافتہ)** correspondent Anas al-Sharif.

This was no **accident (حادثہ)**, as al-Sharif had been a **marked (نشان دہی شدہ)** man due to his reporting, with Israeli officials earlier calling him out by name, **accusing (الزام لگانا)** him of being a Hamas fighter — an **allegation (الزام)** **refuted (رد کرنا)** by his employer.

Meanwhile, the Committee to Protect Journalists had **termed (قرار دیا)** the Israeli campaign against the reporter a "**real-life (حقیقی زندگی)** threat". Sadly, it is clear that Israel can literally get away with murder after calling anyone a Hamas fighter; perhaps the tens of thousands of innocent children that Tel Aviv has **butchered (ذبح کرنا)** in Gaza's **wasteland (ویران جگہ)** were also seen as **militants (جنگجو)** worthy of death by the Zionist **entity (اکائی)**.

As the CPJ has put it, "Israel is murdering the **messengers (پیغام رساں)**". Foreign media cannot enter Gaza thanks to a **blockade (ناکہ بندی)** **enforced (نافذ کرنا)** by Israel. Hence, the brave voices that remain in this **devastated (تباہ شدہ)** Strip are targeted by Tel Aviv for doing their jobs, particularly exposing the **barbarity (بربریت)** of the Israeli regime. According to Al Jazeera, over 270 media workers have been killed in Israel's

قتل کر دیا۔ ان میں سے پانچ نے الجزیرہ کے لیے کام کیا، جن میں ایوارڈ یافتہ نامہ نگار انس الشریف بھی شامل ہیں۔

یہ کوئی حادثہ نہیں تھا، کیونکہ الشریف اپنی رپورٹنگ کی وجہ سے ایک نمایاں آدمی تھا، اس سے قبل اسرائیلی حکام نے اسے نام لے کر پکارا، اس پر حماس کا جنگجو ہونے کا الزام لگایا۔ اس الزام کو اس کے آجر نے مسترد کر دیا۔ دریں اثنا، صحافیوں کے تحفظ کی کمیٹی نے رپورٹر کے خلاف اسرائیلی مہم کو "حقیقی زندگی کے لیے خطرہ" قرار دیا تھا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اسرائیلی کسی کو بھی حماس کا جنگجو کہنے کے بعد قتل سے بچ سکتا ہے۔ شاید ان دسیوں ہزار معصوم بچوں کو جن کو تل ابیب نے غزہ کی بنجر زمین میں ذبح کیا ہے انہیں بھی صہیونی ادارے نے موت کے لائق عسکریت پسندوں کے طور پر دیکھا تھا۔

جیسا کہ سی پی جے نے کہا ہے، "اسرائیل رسولوں کو قتل کر رہا ہے۔" اسرائیل کی طرف سے نافذ کردہ ناکہ بندی کی بدولت غیر ملکی میڈیا غزہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ لہذا، اس تباہ شدہ پٹی میں باقی رہنے والی بہادر آوازوں کو تل ابیب اپنے کام کرنے، خاص طور پر اسرائیلی حکومت کی بربریت کو بے نقاب کرنے کے لیے نشانہ بناتا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق اکتوبر 2023 سے اب تک غزہ پر اسرائیل کی جنگ میں 270 سے زائد میڈیا کارکن

war on Gaza since October 2023, most of them Palestinians. Multiple (متعدد) family members of media workers have been wiped (مٹا دینا) out by the Zionists, including that of Wael Dahdouh and Moamen al-Sharafi. Even before the atrocities in Gaza, Israel had no qualms (جھجک) about murdering Palestinian journalists, such as Shireen Abu Akleh, who was targeted in Jenin in 2022.

Still, despite the immense (بہت زیادہ) dangers to themselves, and while dealing (منہنا) with the loss of family members and colleagues murdered by Israel, these brave men and women continue to discharge (ادا کرنا) their professional duties. It is due to their efforts that we know of Gaza's starving (بھوک سے مرنے) children, its bombed (مباری شدہ) hospitals, its maimed (معذور) and bloodied (خون آلود) citizens.

Tel Aviv is exacting (حاصل کرنا) revenge (بدلہ) on Palestinian journalists for telling the truth, and smearing (بدنام کرنا) them as militants. Will the standard-bearers (علمبردار) of free press and expression in the West and elsewhere demand (مطالبہ کرنا) justice (انصاف) for Anas al-Sharif and hundreds of Palestinian media workers murdered in the line of duty? Or will the criminal (جرمانہ / مجرمانہ) silence (خاموشی) continue (جاری) (رکھنا)?

Published in Dawn, August 12th, 2025

مارے جا چکے ہیں، جن میں زیادہ تر فلسطینی ہیں۔ صہیونیوں نے میڈیا ورکرز کے متعدد خاندانوں کا صفایا کر دیا ہے، جن میں وائل دحدوہ اور مومین الشریف بھی شامل ہیں۔ غزہ میں ہونے والے مظالم سے پہلے بھی، اسرائیل کو 2022 میں جنین میں نشانہ بنائے جانے والے شیریں ابو الکلیج جیسے فلسطینی صحافیوں کو قتل کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں تھی۔

پھر بھی، خود کو لاتعداد خطرات کے باوجود، اور اسرائیل کے ہاتھوں قتل ہونے والے خاندان کے افراد اور ساتھیوں کے نقصان سے نمٹتے ہوئے، یہ بہادر مرد اور خواتین اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ یہ ان کی کوششوں کی وجہ سے ہے کہ ہم غزہ کے بھوک سے مرتے بچوں، اس کے مہماری سے متاثرہ اسپتالوں، اس کے معذور اور خون آلود شہریوں کے بارے میں جانتے ہیں۔

تل ابیب فلسطینی صحافیوں سے سچ بولنے اور انہیں عسکریت پسند قرار دینے کا بدلہ لے رہا ہے۔ کیا مغرب اور دیگر جگہوں پر آزادی صحافت اور اظہار رائے کے علمبردار انس الشریف اور سینکڑوں فلسطینی میڈیا ورکرز کے لیے انصاف کا مطالبہ کریں گے۔ یا مجرمانہ خاموشی برقرار رہے گی؟

Climate's human toll

IN Danyor, Gilgit-Baltistan, seven young men were crushed (کچل دیا گیا) to death under a landslide (زمین کھسکنے کا) in the early hours of Monday. They were not engineers (انجینئرز) or state rescue (بچاؤ) workers, but local volunteers (رضاکار) trying to restore (بحال کرنا) the town's only water supply after floods had destroyed (تباہ کر دیا) it. Ordinary citizens were forced to shoulder (برداشت کرنا) the burden (بوجھ) the government should have carried, ultimately losing their lives. Their sacrifice (قربانی) reminds us of both the human toll of climate change and the cost of official inaction (عدم کارروائی).

GB is on the front line (مخامذ) of Pakistan's climate emergency (ہنگامی صورتحال). Melting glaciers (برفانی تودے), unpredictable (غیر متوقع) rains and increasingly destructive (تباہ کن) flash floods are remaking (دوبارہ تشکیل) the region's geography (جغرافیہ). Since late June, heavy downpours (موسلا دھار بارش) — followed by floods on July 21 in Babusar and the next day in Danyor — have swept away (بہا دینا) bridges (پل), roads (سڑکیں), crops (فصلیں) and irrigation (آپاشی) systems, cutting off entire valleys (وادیوں) and leaving thousands without drinking or irrigation water.

Scientists have long warned that such events will become more frequent (بار بار ہونے والے) and intense

آب و ہوا کا انسانی نقصان

گلگت بلتستان کے علاقے دنیور میں پیر کی علی الصبح مٹی کا تودہ گرنے سے سات نوجوان جاں بحق ہو گئے۔ وہ انجینئر یا ریاستی امدادی کارکن نہیں تھے، بلکہ مقامی رضاکار تھے جو سیلاب سے تباہ ہونے کے بعد شہر کی واحد پانی کی سپلائی کو بحال کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ عام شہری وہ بوجھ اٹھانے پر مجبور تھے جو حکومت کو اٹھانا چاہیے تھا، بالآخر اپنی جانیں گنوانی پڑیں۔ ان کی قربانی ہمیں ماحولیاتی تبدیلی کے انسانی نقصان اور سرکاری بے عملی کی قیمت دونوں کی یاد دلاتی ہے۔

جی بی پاکستان کی موسمیاتی ہنگامی صورتحال میں فرنٹ لائن پر ہے۔ پگھلتے ہوئے گلیشیئرز، غیر متوقع بارشیں اور تیزی سے تباہ کن سیلابی ریلے خطے کے جغرافیے کو تبدیل کر رہے ہیں۔ جون کے آخر سے، موسلا دھار بارشیں — جس کے بعد 21 جولائی کو بابوسر میں سیلاب آیا اور لگے دن دنیور میں — پلوں، سڑکوں، فصلوں اور آبپاشی کے نظام کو بہا کر لے گئے، پوری وادیاں منقطع ہو گئیں اور ہزاروں لوگوں کو پینے یا آبپاشی کے پانی سے محروم کر دیا گیا۔

سائنسدانوں نے طویل عرصے سے خبردار کیا ہے کہ ایسے واقعات زیادہ بار بار اور شدید ہو جائیں گے۔ اس کے باوجود ریاست کا

Yet the state's response remains reactive (رد عمل) and shallow (سطحی), defined more by condolence (تعارف) statements than preventive (احتیاطی) planning. In Danyor, repeated appeals (درخواستیں) for the restoration (بحالی) of the damaged water channel were met with assurances (یقین دہانیاں), not action. When a temporary (عارضی) fix made by locals was washed away, the government still did nothing. Faced with shortages (قلت), residents took the risk themselves, working in dangerous (خطرناک) conditions — until the earth gave way.

The administration arrived only after lives had been lost, with compensation (معاوضہ) cheques (چیک) and promises of medical care. This pattern (طریقہ کار) cannot continue. The government must invest in climate-resilient (مضبوط/مزاہمتی) infrastructure (بنیادی) building effective early-warning (ابتدائی انتباہ) systems, and deploying (متعین کرنا) trained disaster-response teams in GB. In the immediate term, it must restore the water supply and repair damaged links (روابط) before more people are exposed (سامنے لایا جانا) to danger (خطرہ). The people of Danyor stepped forward because the state stepped back. Their courage (توصلہ) should not become another statistic (اعداد و شمار) in a long list of preventable (قابل تدارک) disasters (آفات).

Published in Dawn, August 12th, 2025

رد عمل رد عمل اور کم ہے، جس کی وضاحت احتیاطی منصوبہ بندی سے زیادہ تعزیتی بیانات سے ہوتی ہے۔ دنیور میں تباہ شدہ واٹر چینل کی بحالی کے لیے بار بار لپیٹوں پر کارروائی نہیں بلکہ یقین دہانیوں سے کی گئی۔ جب مقامی لوگوں کی طرف سے بنایا گیا عارضی ٹھیکہ دھل گیا، تب بھی حکومت نے کچھ نہیں کیا۔ قلت کا سامنا کرتے ہوئے، رہائشیوں نے خود خطرہ مول لیا، خطرناک حالات میں کام کر رہے تھے۔ جب تک کہ زمین راستہ نہ دے دے۔

انتظامیہ جانوں کے ضیاع کے بعد ہی پہنچی، معاوضے کے چیک اور طبی امداد کے وعدوں کے ساتھ۔ یہ پیٹرن جاری نہیں رہ سکتا۔ حکومت کو موسمیاتی لچکدار بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے، ابتدائی وارننگ کے موثر نظام کی تعمیر، اور GB میں تربیت یافتہ ڈیزاسٹر رسپانس ٹیموں کو تعینات کرنا چاہیے۔ فوری طور پر، اسے پانی کی سپلائی کو بحال کرنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے خطرے سے دوچار ہونے سے پہلے خراب شدہ لنکس کی مرمت کرنی چاہیے۔ دنیور کے لوگ آگے بڑھے کیونکہ ریاست پیچھے ہٹ گئی۔ ان کی ہمت کو روکے جانے والی آفات کی طویل فہرست میں ایک اور اعداد و شمار نہیں بننا چاہیے۔